لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

اور انکی

دعوت

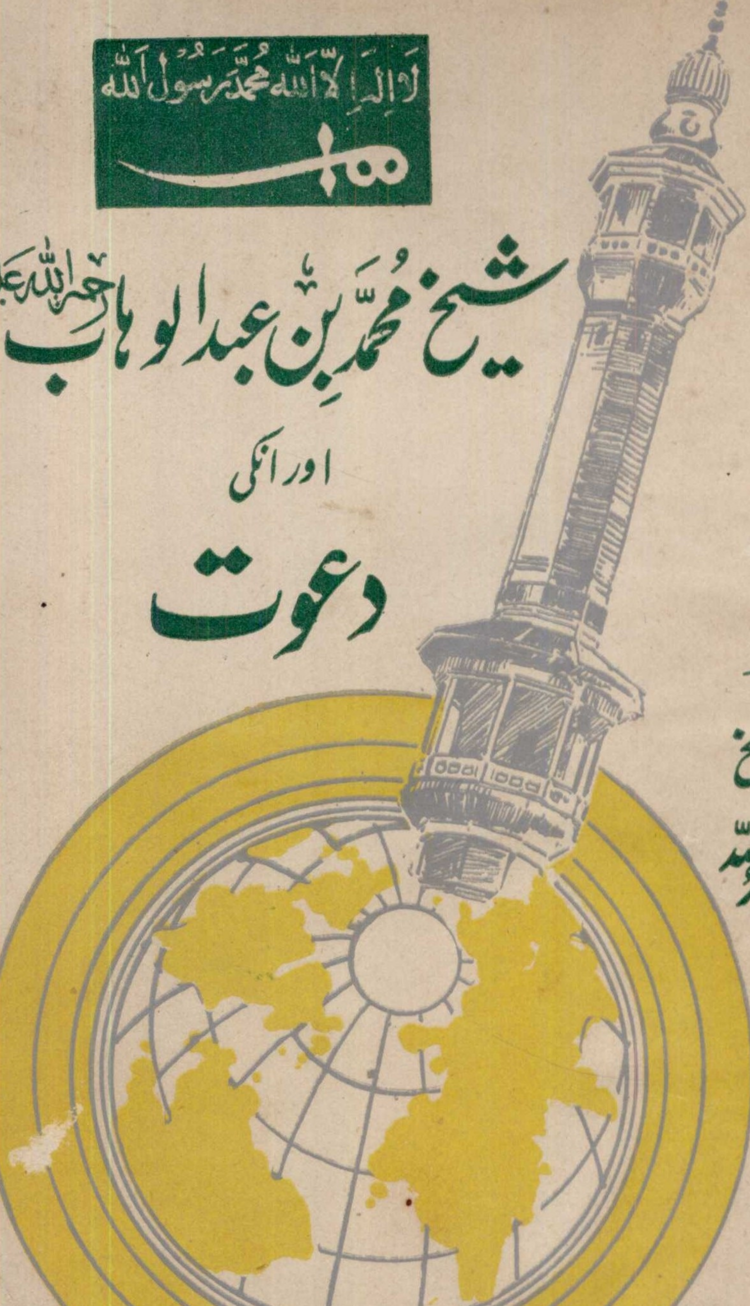

تحریر

ضیلۃ الشیخ

لعزیز بن عبداللہ

لمعروف

بن باز

www.KitaboSunnat.com

یر اہتمام

ارۃ احیا السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

اور ان کی

دعوت

تقریر

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ المعروف "ابن باز"

رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ (سعودی عرب)

تقدیم وتعلیق

شیخ عطیہ محمد سالم

سابق استاد الجامعۃ الاسلامیہ

ترجمہ

مولانا عبدالعلیم بستوی سلفی

الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ

زیر اہتمام

ادارہ احیاء السنۃ النبویہ

ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعلام

نام کتاب : شیخ محمد بن عبدالوہاب اور اُن کی دعوت
تقریر : فضیلۃ الشیخ ابن باز زید مجدہٗ رئیس جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ
ترجمہ : مولینا عبدالعلیم بستوی سلفی جامعہ اسلامیہ۔ مدینہ منوّرہ
تقدیم وتعلیق : شیخ عطیہ محمد سالم سابق استاد جامعہ اسلامیہ "
زیر اہتمام : ادارہ احیاء السنّۃ النبویّہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (پاکستان)
تعداد : چھ ہزار (۶۰۰۰)
تاریخ طبع : یکم صفر ۱۳۹۳ھ مطابق ۷، مارچ ۱۹۷۳ء
ملنے کا پتہ : جامعہ اسلامیہ مدینہ منوّرہ سعودی عرب
ادارہ احیاء السنّۃ النبویّہ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن
سرگودھا۔ پاکستان

کتابت : منوّر احمد منوّر قلم سرگودھا
پریس : آکسفورڈ اینڈ کیمبرج پریس، ۲۸ اُردو بازار لاہور

...۹۹ ...ب ماڈل ٹاؤن ...
21523

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

عرضِ مترجم

زیرِ نظر رسالہ دراصل شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز مدظلہ العالی رئیس الجامعۃ الاسلامیۃ مدینہ منوّرہ کی ایک برجستہ تقریر کا ترجمہ ہے جو یونیورسٹی کے ہال میں علماء و طلبہ کے ایک مجمع میں کی گئی اور بعد میں ٹیپ ریکارڈ سے تحریر میں لائی گئی۔

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک تاریخ اسلام کی ان تحریکوں میں سے ہے جن کو بہت زیادہ مقبولیت و شہرت حاصل ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ دُنیائے اسلام کے ہر خطہ میں ان کے معاندین و مؤیدین بہت کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی دعوت کے سلسلہ میں مخالفین کے جو پروپیگنڈے اور افتراپردازیاں ہیں۔ ان سب کے ازالہ کے لئے تو ظاہر ہے کہ ایک ضخیم تصنیف کی ضرورت ہے، ایک مختصر سی تقریر اس کے لئے کافی نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی ارباب فکر و بصیرت اور اہل انصاف کے لئے اس تقریر میں بہت کچھ سامان اطمینان ہے۔ اس سے ان کے افکار کی بہت سی گتھیاں سلجھ سکتی ہیں اور فکر و تحقیق کے دروازے کھل سکتے ہیں۔ اُردو داں طبقہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے بارگاہ رب العزّت میں دُعا گو ہوں کہ اسے ہم سب لوگوں کے لئے سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔

آمین

(مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ

پیش لفظ

کسی بھی دعوت کی بقاء کے اسباب و عوامل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گردش زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی طرف بلانے والے پیدا ہوتے رہیں۔ چنانچہ جب سے اللہ تعالےٰ نے اس امّت پر احسان فرمایا اور عام انسانوں کی فضائیں داعی کی آواز گونجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمّل کرکے اتمام نعمت فرمایا اور اس کے بعد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خلفاء اور حکومتیں، مصلحین و مبلّغین، بھلائیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے یکے بعد دیگرے پیدا ہوتے رہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ الخ

جب بھی بدعات کی بدلیاں چھائیں، جہالت کے دھندلکے بڑھے اور لوگ باطل کے بھنور میں چکّر لگانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے ایسے لوگوں کو کھڑا کردیا جو علم و بصیرت کے ساتھ راہ حق کی طرف دعوت میں مشغول ہوئے، راستوں کو روشن اور حق کو واضح کیا، سنّت کا احیاء کیا اور بدعتوں سے پنجہ آزمائی کی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ملک کو پاک کیا اور ان کے ہاتھوں لوگوں کو تباہی سے بچایا۔ اور یہ بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احسانات کی تکمیل کی علامت ہے۔

ارباب فکر اور اصحاب معرفت ہمیشہ لوگوں کے سوانح و سیر کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اور خاص طور سے ایسے لوگ جنہوں نے اپنے ملک میں تاریخ کا دھارا موڑ دیا ہو اور افکار میں انقلاب برپا کردیا ہو ایسے لوگوں کی سیر تیں مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔ راہروں کو ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نشانِ منزل ملتا ہے۔ اور طالبانِ منزل کو راستہ کی راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

اگر بعض لوگ افکار و نظریات میں امتیاز کئے بغیر ارباب فکر کی اکرام و تعظیم کرتے ہیں اور ان کی یاد منانے میں غلو کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات ان کے مجسمے کھڑے کرتے ہیں تو ہم مسلمان شخصیات کی تعظیم میں غلو نہیں کرتے اور نہ زمانہ کے رو کے ساتھ بہتے ہیں، بلکہ ہمارے پاس ایسے پیمانے ہیں جن سے شخصیات اور ان کے کارناموں کو ناپا جاتا ہے اور جس قدر ان کا پلّہ بھاری ہوتا ہے اسی قدر ہمارے دلوں میں ان کی قدر و منزلت ہوتی ہے اور یہ ہیں دعوت و ارشاد کے پیمانے اور اسلام کے زیرِ سایہ دعوت و اصلاح کے میدان۔

جو عظیم شخصیت اس تقریر کا موضوع ہے وہ اس لحاظ سے سب سے زیادہ مستحق اور دعوت و اصلاح کے میدان میں سب سے زیادہ باوزن لوگوں میں سے ہے۔ ان کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیلی۔ علماء مشرق میں سے ہر قریب و بعید نے ان کے بارے میں لکھا ہے جیسا کہ قارئین تقریر کے دوران معلوم کریں گے۔

مغرب کے علماء میں سے علامہ سیّدی محمد بن الحسن الحجوی الثعالبی مدرس العلوم العالیہ بالقرویہ نے بھی لکھا ہے۔ ۱۳۳۷ھ میں فاس میں "نادی الخطابۃ الادبی" میں اس موضوع پر لیکچر دیا۔ فقہ اسلامی کے ارتقاء سے متعلق اپنی کتاب میں عالم اسلام کی جن عظیم شخصیتوں کے حالات لکھے ان میں یہ شخصیت بھی شامل ہے جس سے متعلق یہ تقریر ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب "الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی" (حصہ چہارم ص۱۹۶ فقرہ ۱۰۱۱) میں زیرِ عنوان "ابو عبداللہ محمد بن عبدالوہاب التیمی النجدی" لکھتے ہیں:

"نجد میں علاقۂ عارض کے شہر عیینہ میں ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد سے تربیت پائی اور پھر بصرہ گئے تاکہ دینی تعلیم کی تکمیل کریں۔ علوم دین اور عربی زبان میں مہارت حاصل کی اور اپنے ہمسروں پر فائق ہوئے۔ وہاں ان کے تقویٰ و راست بازی کی دھوم مچ گئی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر کہتے ہیں :

" ان کا عقیدہ و مسلک سلف کے مطابق خالص سُنّت ہے جو کہ محض قرآن وحدیث سے وابستہ تھے نہ تو تاویلات و فلسفہ میں پڑتے تھے اور نہ ان چیزوں کو اپنے عقائد میں دخل انداز ہونے دیتے تھے۔

فروع میں ان کا مذہب حنبلی ہے۔ لیکن امام احمد یا کسی اور کی تقلید پر جامد نہیں بلکہ جب دلیل پاتے ہیں تو اسے لے لیتے ہیں اور مذہب کے اقوال کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس طرح وہ عقیدہ و فروع میں مستقل شخصیّت کے حامل ہیں۔"

مزید لکھتے ہیں :

" وہ قوی الحال، عظیم شخصیّت اور نفسیاتی تاثیر کے مالک تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بصرہ میں اپنے گھرانہ سے بہت دُور ہونے کے باوجود امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے پابند تھے۔"

بلاد مغرب اقصیٰ کے ایک عالم کا اتنا طویل اقتباس نقل کرنے سے ہمارا مقصد ہے کہ قارئین یہ اندازہ لگا سکیں کہ عالم اسلام کے علماء کو ان سے کتنی واقفیت ہے اور انکی سیرت نیز دعوت کے نتائج و اثرات سے ارباب فکر و نظر کو کتنی دلچسپی ہے۔

بلکہ بعض لوگوں نے بتایا کہ ڈاکٹر کامل الطویل جب یورپ میں ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہے تھے تو انہیں دوران تحقیق ایسی دستاویزیں ملیں جو کہ نپولین اور باب عالی کے درمیان گردش کرتی تھیں اور جن کے ذریعہ بلاد مشرق میں ان کے مصالح کے لئے ایک خطرہ کی حیثیت سے شیخ موصوف اور ان کی دعوت کے سلسلہ میں ضروری کارروائیاں کرنے پر تبادلۂ خیال ہوتا تھا۔

جب صورتِ حال ایسی ہو تو اس سے کم کیا ہو سکتا ہے کہ ان کی سیرت اور طریقۂ کار کو لوگوں کے سامنے اور خاص طور سے نوجوانوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر و ثابت قدمی کا مشاہدہ کریں اور ان کی دعوت کی کامیابی کے اسباب و عوامل کا اندازہ لگائیں
دو بنیادی اسباب کی وجہ سے اس تقریر کی اہمیت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۔ اس سے دعوت اور اس کے محرکات، بنیادوں اور داعی کے طریقۂ کار نیز اقدامات کی وضاحت ہوتی ہے۔ عقیدہ کا ایک اہم گوشہ یعنی توحید عبادت نمایاں ہوتا ہے۔ جس کی لوگوں کو اشد ضرورت ہے۔ اور خاص طور سے اس انداز میں جیسا کہ اس تقریر میں پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ دعوت کا تعارف ایک ایسے شخص کی طرف سے ہے جو موضوع محاضرہ کے قریب ترین لوگوں میں سے ہیں اس لئے کہ موصوف افاضل علمائے نجد میں سے ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے احفاد کے ذریعہ تعلیم حاصل کرنے والوں میں سب سے زیادہ ممتاز اور نمایاں ہیں۔ اور اس طرح وہ اس سے سب سے زیادہ قریب اور اس کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔ اس تقریر کے موضوع کا حق ادا کر دیا ہے اور شیخ امام نیز ان کی دعوت، ملک کے حالات، دعوت کے اسباب، اور اس کی کامیابی کے اسباب و عوامل کے سلسلہ میں قارئین کے تمام تقاضاؤں کو پورا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیخ امام اور مقرر دونوں کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اور مشرق و مغرب کے ہر داعی حق اور مصلح کی جدوجہد میں برکت دے۔ انہ سمیع قریب وصلی اللہ علیہ وسلم علی عبدہ ورسولہ۔

مقرر کی شخصیت چند سطروں میں

مقرر کی شخصیت تو تعارف سے بے نیاز ہے۔ لیکن شاید یہ رسالہ بیرونِ ملک کے دور دراز علاقوں میں بھی پہنچے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کی سیرت بھی مختصراً عرض کر دوں۔

نام و نسب : فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ آل باز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائش : نجد کے دارالخلافہ شہر ریاض میں ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ میں پیدائش ہوئی۔

نشوونما : ابتدائے عمر ہی سے طلب علم میں لگ گئے اور علم دوست خاندان میں تربیت پائی۔

تعلیم : تعلیم کی ابتداء حفظ قرآن سے کی چنانچہ بلوغت سے پہلے ہی اسے حفظ کر لیا اور پھر علماء ریاض سے دیگر علوم شرعیہ وعربیہ حاصل کئے۔

اساتذہ : جنہیں اکثر شیخ امام محمد بن عبدالوہابؒ کے خاندان میں سے ہیں چند کے نام یہ ہیں متعدد مشائخ اور مختلف اوقات میں بہت سے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

۱۔ شیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمن آل الشیخ۔

۲۔ شیخ صالح بن عبدالعزیز بن عبدالرحمن آل الشیخ۔ اس وقت کے قاضی ریاض۔

۳۔ شیخ سعد بن حمد بن عتیق۔ اپنے وقت کے قاضی ریاض

۴۔ شیخ حمد بن فارس۔ اس وقت کے وکیل بیت المال۔

۵۔ شیخ سعد وقاص بخاری مکہ مکرمہ۔ ان سے خاص طور سے تجوید کا درس حاصل کیا۔

۶۔ سماحۃ المفتی شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ (رحمہ اللہ واسکنہ فسیح جناتہ)

ان سے سب کچھ سیکھا اور ان کے ذریعہ تحقیق علم میں ان کا بڑا حصّہ ہے۔ ۱۳۴۷ھ سے لیکر ۱۳۵۷ھ تک دس سال پابندی سے درس حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے قاضی مقرر کر دیا۔

طریقہ تعلیم : لبسا اوقات مختلف مضامین بیک وقت مختلف اساتذہ کے پاس پڑھتے تھے۔ یا ایک ہی شیخ کے پاس مختلف اسباق پڑھتے تھے۔ البتہ سماحۃ المفتی کے پاس ان کی پڑھائی کا ایک خاص نظام تھا۔ اور وہ "تدریج اور الاہم فالاہم" کا طریقہ تھا۔ چنانچہ پہلے عقائد کی تعلیم میں گئے اور اس کو "ثلاثۃ الاصول" سے شروع کیا پھر "کشف الشبہات" پھر "کتاب التوحید" اور پھر "عقیدۃ واسطیہ" پڑھا۔ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ کے متون بھی بتدریج پڑھے اور فرائض کو بار بار پڑھا۔ نحو میں پہلے "آجرومیہ" پھر "ملحتہ" پھر "قطر الندی" الخ

اوقات و امکنۂ تعلیم سماحۃ المفتی کے پاس آپ کی تعلیم کے اوقات حسب ذیل تھے۔ صبح فجر کی نماز کے بعد سے لیکر طلوع آفتاب تک مسجد میں۔ پھر چاشت کے وقت سے لیکر سماحۃ المفتی کے گھر بیٹھک میں۔ اسی طرح ظہر، عصر اور مغرب کی نمازوں کے بعد مسجد میں۔

علوم و معارف شیخ کا شمار مجتہدین علماء اکابرین سے ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم عربیہ میں اتنا ملکہ دیا ہے جس سے علوم دینیہ میں کافی نظر ممکن ہے۔ شروع شروع میں ساری جدوجہد علوم شرعیہ اور خاص طور سے فقہ حنبلی پر مرکوز رہی۔ پھر علوم حدیث کی سند و متن کی طرف توجہ دی یہاں تک کہ انکی شخصیت عالم اسلامی کے ممتاز علماء میں شمار کی جانے لگی۔ آپ کا شمار فقہ، حدیث اور عقیدہ کے علماء ماہرین میں ہوتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں متعدد مؤلفات اور فتاوی بھی ہیں۔

مشاغل ۱۳۵۷ھ سے لیکر ۱۳۷۱ھ تک چودہ سال اور کچھ مہینے علاقہ خرج کے قاضی رہے۔ لیکن اس عرصہ میں ان کی سرگرمیاں صرف عدالت تک محدود نہیں تھیں بلکہ علاقہ کے عام معاملات، تعلیم، زراعت اور صحت وغیرہ کی طرف بھی توجہ دیتے تھے۔ علاقہ کی اصلاح کے ہر مسئلہ پر ذمہ داروں سے خط و کتابت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا وجود ایک ایسے مشفق باپ کی طرح تھا جو اپنے بیٹوں کے درمیان ہو، اور ان کی ہر ضرورت کے سلسلہ میں فکرمند ہو۔ ذمہ داروں کو جب ان کی خیر خواہی اور اخلاص کا احساس ہوا تو وہ بھی ان کے حسن ظن کے مطابق ہی ملے۔ وہاں پر ان کے اصلاحی کارناموں کے اثرات آج بھی موجود ہیں۔

۱۳۷۱ھ میں "معاہد و کلیات" (مدارس اور کالجوں) کے افتتاح کے وقت درس و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس میں مشغول ہوئے۔ یہاں تک کہ مدینہ یونیورسٹی کا افتتاح ہوا۔ کلیۃ الشریعہ ریاض میں موصوف کے ذمہ فقہ، توحید اور حدیث کے مضامین تھے۔ چنانچہ موصوف وسعت صدر، توضیح مسائل، اور طلبہ کی تربیت (ترجیح کے طریقہ پر) میں ایک نمونہ تھے۔ خاص طور سے جبکہ فقہ و حدیث کے اسباق متحد ہوں مثلاً فقہ و حدیث دونوں میں کتاب الزکوٰۃ کا درس چل رہا ہو۔ چنانچہ جب فقہ کا درس ہوتا تو مذہب حنابلہ کے مطابق ان کے دلائل کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کرتے، اور جب حدیث کا درس ہوتا تو احادیث کی روشنی میں مسئلہ کی تحقیق کرتے۔ اب اگر مذہب اس کے موافق ہے تو اس کی مزید تائید ہو جاتی اور اگر مخالف ہے تو سبب ترجیح بیان فرماتے اور بغیر کسی مذہبی عصبیت کے اس رائے کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتے جس کی تائید دلائل سے ہوتی۔

شیخ کی قابل ذکر عادتوں میں سے ایک یہ ہے کہ طلبہ کے سوالات سے کبھی گراں بار نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے حسب خواہش ان کی رہنمائی فرماتے اور ربسا اوقات اگر مسئلہ تحقیق طلب ہوتا مثلاً یہ کہ مختلف فیہ مسائل میں سے ہو اور زیادہ دنوں سے اس سے سابقہ نہ پیش آیا ہو تو جواب سے توقف فرماتے اور مہلت طلب کرتے۔ جیسا کہ جدید ماہرین تربیت کا کہنا ہے کہ اس سے طلبہ کی ہمت افزائی ہوتی ہے۔ ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور تحصیلِ علم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کو احساس ہوتا ہے کہ علم تحقیق و مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے اور کسی مسئلہ پر بغیر پوری واقفیت کے لب کشائی نہیں کی جاتی۔

عقائد میں بھی اعتدال کا نمونہ ہیں۔ نہ تو ان انتہا پسند لوگوں میں سے ہیں جو کہ ہر چھوٹی بڑی بات پر شرک کا اطلاق کرتے ہیں اور نہ ایسے تساہل پسندوں ہی میں سے ہیں۔ جو معمولی امور سے چشم پوشی کر جاتے ہیں بلکہ ہر چھوٹی بڑی چیز پر تنبیہہ فرماتے۔ اور ہر چیز کو اس کا صحیح مقام دیتے ہیں۔ نہ تو شرک کو بدعت کہتے ہیں اور نہ ہی بدعت کو شرک قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ملک سے باہر کے جن لوگوں نے ان سے ملاقات کی۔ ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت کے اصولوں اور اس کے حاملین کی انصاف پسندی واعتدال کا ایک معیار بنایا۔ ان کے ان اصولوں کا ہر وقت مشاہدہ کیا جا سکتا ہے خواہ وہ اپنی دفتری مشغولیتوں میں ہوں۔ یا مسجد و مدرسہ میں مسند درس پر فائز ہوں۔

۱۳۸۱ھ میں ان کو مدینہ یونیورسٹی کا نائب الرئیس (وائس چانسلر) مقرر کیا گیا۔[1]

روز اول ہی سے یونیورسٹی کے ساتھ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نعمت تھی۔ کیونکہ ابتداء امر میں بالخصوص حکمت و دانائی کے ساتھ ساتھ تسامح اور اعتدال کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس ادارے کو قابل تعریف ترقی عطا فرمائی اور اس کے اعمال کے ثمرات کا ظہور ہونے لگا۔ کلیاں کھلنے لگیں اور پھل پکنے جانے لگے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ علوم اسلامیہ کو نفع پہنچائے اور اس کو ایسے افراد مہیا کرے جو اس کی فرائض کی ادائیگی میں ممد و معاون ثابت ہوں۔ انہ سمیع مجیب

مؤلفات

شاید شیخ کی مشغولیتوں نے انہیں اس بات کی فرصت نہیں دی کہ وہ تصنیف و تالیف کے لیے فارغ ہو سکیں۔ مگر پھر بھی جب بھی موقعہ ملا انہوں نے ضائع نہیں کیا اور اب تک مختلف عنوانات پر ان کی متعدد مفید تصنیفات شائع ہو چکی ہیں۔ چند یہ ہیں:

۱۔ الفوائد الجلیہ فی المباحث الفرضیہ — کئی ایڈیشن نکل چکے

۲۔ نقد القومیة العربیة — ختم ہو چکی

۳۔ توضیح المناسك — متعدد ایڈیشن نکل چکے اور دیگر زبانوں میں ترجمے ہوئے

۴۔ رسالة فی نكاح الشغار — مطبوعہ

۵۔ الجواب المفید فی حکم التصویر — "

---

[1] اور اب نائب الرئیس سے ترقی دیکر رئیس (چانسلر) بنا دیا گیا ہے۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ رسالۃ فی التبرج والحجاب مطبوعہ

ان کے علاوہ متعدد خاص وعام فتاوے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اور ان کے علوم کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچائے اور اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ

عطیہ محمد سالم

(سابق) استاد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

الحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ وبارك علی عبدہ ورسولہ وخیرتہ من خلقہ سیّدنا وامامنا محمد بن عبداللّٰہ وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ ۝

امّابعد! بزرگ بھائیو اور عزیز بچو!

یہ مختصر سی تقریر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں تاکہ حقائق کی توضیح ہو، افکار روشن ہوسکیں، نیز اللہ تعالیٰ کی وفاداری، اس کے بندوں کی خیرخواہی اور اس عظیم شخصیت کی طرف سے واجب ہونے والے حقوق کچھ ادا ہوسکیں۔ موضوع گفتگو ہے:۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ —— دعوت وسیرت

چونکہ مصلحین، مبلغین اور مجدّدین کے بارے میں گفتگو، ان کے حالات، اوصافِ حمیدہ اور عظیم کارناموں کا تذکرہ نیز ان کے اخلاص اور صداقت دعوت پر دلالت کرنیوالی سیرت کی توضیح وتشریح پاکیزہ نفوس کو پسند ہوتی ہے۔ ان مصلحین کے اعمال واخلاق کی گفتگو سے دلوں کو مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اور ہر باغیرت دیندار، راہ حق کا داعی اور دعوت واصلاح کا خواہش مند اس کو سُننے کی تمنا رکھتا ہے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ایک عظیم انسان، عظیم مصلح اور باغیرت داعی کا تذکرہ کروں۔ اور وہ ہیں جزیرۂ عرب کے بارہویں صدی ہجری کے مجدد امام شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی التمیمی الحنبلی النجدی۔

شیخ کے سیرت نگار :۔ جزیرۂ عرب اور اس کے باہر تمام ہی لوگ خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور سے علماء، رؤساء اور اعیان و اکابر اس عظیم امام سے بخوبی واقف ہیں۔ لکھنے والوں نے ان کے متعلق مختصر و مفصل بہت کچھ لکھا ہے۔ بہت سے لوگوں نے ان کی شخصیت کو مستقل تالیفات کا موضوع بنایا ہے۔ یہاں تک کہ مستشرقین نے بھی ان کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ جبکہ دوسرے بہت سے اہل قلم نے مصلحین یا عام تاریخ کے ضمن میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ انصاف پسند لوگوں نے ان کو ایک عظیم مصلح اور مجدد اسلام شمار کیا ہے اور انہیں نور خداوندی اور ہدایت ربانی کا حامل قرار دیا ہے۔ ایسے تمام لوگوں کا تذکرہ تو بہت مشکل ہے۔ البتہ ان میں سے چند یہ ہیں :

۱۔ مؤلف کبیر شیخ ابوبکر حسین بن غنام الاحسائی۔ انہوں نے اس عظیم مصلح کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے اور بہت خوب لکھا ہے۔ ان کی دعوت، سیرت اور جنگوں کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور ان کے بہت سے رسائل اور کتاب اللہ کے استنباطات کی بھی تفصیل بیان کی ہے۔

۲۔ شیخ عثمان بن بشر۔ انہوں نے اپنی کتاب عنوان المجد فی تاریخ نجد میں شیخ اور ان کی دعوت و سیرت، تاریخ حیات، غزوات اور جہاد وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۔ جزیرۂ عرب سے باہر کے علماء میں سے ڈاکٹر احمد امین (مصری) ہیں جنہوں نے اپنی کتاب "زعماء الاصلاح" میں ان کے بارے میں لکھا ہے اور انصاف سے کام لیا ہے۔

۴۔ شیخ مسعود الندویؒ نے بھی ان کے بارے میں لکھا ہے اور ان کو مصلح مظلوم کے نام سے یاد کیا ہے۔ ان کی سیرت لکھی ہے اور بہت خوب لکھی ہے۔

۵۔ اور بھی لوگوں نے بہت کچھ لکھا ہے، مثلاً شیخ الامیر محمد بن اسماعیل الصنعانی، جو کہ ان کے ہم عصر تھے اور اسی دعوت کے حامل تھے۔ جب ان کو شیخ کی دعوت کی خبر ملی تو اس سے بہت مسرور ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

۶۔ علامہ کبیر محمد بن علی الشوکانی صاحب نیل الاوطار نے بھی ان کے متعلق لکھا ہے اور ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم مرثیہ بھی کہا ہے۔

ان کے علاوہ بھی ایک جم غفیر نے اس شخصیت کو موضوع بحث بنایا ہے اور اہل علم ان سے بخوبی واقف ہیں[1] لیکن پھر بھی بسا اوقات بہت سے لوگوں پر ان کی سیرت و دعوت مخفی رہ سکتی ہے۔ اس لئے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اس عظیم انسان کی حالت اور اس کی سیرت حسنہ، دعوت صالحہ اور جہاد صادق کا تذکرہ کروں۔ اور ان کے متعلق کچھ باتوں کی وضاحت کروں تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں اس عظیم انسان اور اس کی دعوت کے بارے میں کچھ شکوک و شبہات ہیں وہ حقیقت حال سے واقف ہو جائیں۔

پیدائش اور تعلیم و تربیت

۱۱۱۵ھ سنہ میں اس عظیم امام کی پیدائش ہوئی۔ اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ویسے بعض لوگ ان کا سن پیدائش ۱۱۱۱ھ سنہ بتاتے ہیں۔ اپنی جائے پیدائش شہر عیینہ ہی میں اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی۔ عیینہ، نجد کے علاقہ یمامہ میں ریاض سے تقریباً ستر کلومیٹر کے فاصلہ پہ ایک جانا پہچانا شہر ہے۔ یہیں پر موصوف کی پیدائش ہوئی اور پاکیزہ ماحول میں پروان چڑھے ابتدائی عمر میں قرآن پڑھا اور اپنے والد شیخ عبدالوہاب بن سلیمان[2] کے پاس فہم دین اور علوم شرعیہ

---

[1] شیخ کے اہم سیرت نگاروں میں سے کتاب "الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی" کے مؤلف سیدی محمد بن حسن الحجوی الثعالبی مدرس العلوم العالیہ بالقرویین ہیں۔ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے اس کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ مضامین سنہ ۱۳۳۶ھ میں مغرب اقصیٰ کے شہر فاس میں "نادی الجبانیہ الادبی" میں دیئے گئے لیکچروں کا مجموعہ ہیں۔ اور اس طرح یہ محض ایک ادبی تحریر کے بجائے ایک درسی مضمون بن گئے۔

[2] "الفکر السامی" کے مؤلف نے نمبر (۱۰۰۷) ص۱۹۵ جلد ۴ کے تحت ان کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "فقیہ نجد" امام حنابلہ نجد شیخ محمد بن عبدالوہاب کے والد بعض فقہی مسائل میں انکی بہت اچھی تحریریں ہیں سنہ ۱۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصول کی جدوجہد میں لگ گئے۔ آپ کے والد ایک بڑے فقیہ، جلیل القدر عالم اور اپنے شہر عیینہ کے قاضی تھے۔

سن بلوغت کے بعد فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے بیت اللہ الحرام کا قصد کیا اور حرم شریف کے بعض شیوخ نے علم حاصل کیا۔ پھر مدینہ ——— علی ساکنہا افضل الصلوٰۃ والسلام۔ کا رخ کیا اور وہاں کے علماء سے ملتے رہے۔ ایک مدت تک وہاں قیام کیا اور اس وقت مدینہ کے دو مشہور علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان میں سے ایک شیخ عبداللہ بن ابراہیم بن سیف نجدی تھے جو کہ اصلاً مجمعہ کے تھے اور شیخ ابراہیم بن عبداللہ صاحب "العذب الفائض فی علم الفرائض" کے والد تھے۔ اور دوسرے شیخ محمد حیات سندی تھے۔ شیخ کے مدینہ کے اساتذہ میں یہ دونوں زیادہ مشہور ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے علاوہ بھی لوگوں سے علم حاصل کیا ہو جن کو ہم نہیں جانتے۔

اس کے بعد پھر شیخ نے طلب علم کے لئے عراق کا سفر کیا اور بصرہ کا قصد کیا۔ وہاں کے علماء سے ملاقات کی اور ان سے خدا نے جو کچھ چاہا حاصل کیا۔ اور وہاں پر دعوت توحید کا اظہار و اعلان کیا اور لوگوں کو سنّت نبویؐ کی طرف دعوت دی، نیز بتایا کہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ سے اپنا دین اخذ کریں۔ اس سلسلہ میں وہاں کے علماء سے مناقشے، مباحثے اور مناظرے بھی کئے۔ وہاں ان کے اساتذہ میں سے ایک شیخ محمد المجموعی کا نام مشہور ہے۔ بصرہ کے علماء سوء ان کے خلاف بھڑ گئے اور ان کو نیز ان کے شیخ کو کچھ تکلیفیں بھی پہنچائیں۔ یہ صورتحال دیکھ کر شیخ وہاں سے نکل پڑے۔ ان کا ارادہ تھا کہ شام کا رخ کریں، لیکن اخراجات کے ناکافی ہونے کی وجہ سے یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ اس لئے بصرہ سے زبیر کے لئے نکل پڑے۔ اور پھر وہاں سے احساء گئے اور وہاں کے علماء سے ملاقات کر کے دین اور اصول دین میں سے بعض مسائل پر گفتگو کی، اور پھر وہاں سے حریملا کا رخ کیا۔ یہ بارھویں صدی کی پانچویں دھائی کا قصہ ہے ——— واللہ اعلم ——— اس لئے کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے والد ماجد عینیہ کے قاضی تھے اور ان کے درمیان اور وہاں کے حاکم کے درمیان بعض اختلافات کی بناء پر وہ ۱۱۳۹ھ میں وہاں سے حریملا منتقل ہوگئے تھے۔ اور شیخ محمد بن عبدالوہاب ۱۱۳۹ھ میں ان کے حریملا منتقل ہوجانے کے بعد ان کے پاس آئے۔ اس اعتبار سے حریملا میں ان کی آمد ۱۱۴۰ھ یا اس کے بعد ہوئی۔

ابتداء دعوت اور سازش قتل

شیخ وہاں پر قیام پذیر ہوگئے اور تعلیم وتعلم، دعوت و تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں مشغول ہوگئے۔ اس کا سلسلہ برابر جاری رہا یہاں تک کہ ۱۱۵۳ھ میں ان کے والد کی وفات ہوگئی اور اس کے بعد وہاں کے بعض لوگوں کی طرف سے انہیں برے برتاؤ کا سامنا کرنا پڑا، حتیٰ کہ بعض کمینہ طبیعت لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کرلیا اور کہا جاتا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کی دیوار پھاندنے کی کوشش کی لیکن جب لوگوں کو خبر ہوگئی تو فرار ہوگئے۔ نوبت جب یہاں تک پہنچ گئی تو شیخ رحمہ اللہ عینیہ منتقل ہوگئے۔ شیخ سے ان کمینہ طبیعت لوگوں کی ناراضگی کا سبب یہ تھا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند تھے اور حکام کو برابر اس بات پر ابھارتے رہتے تھے کہ عوام کو لوٹنے اور اُن پر زیادتی کرنے والے مجرموں کو سزا دی جائے۔ انہیں میں سے یہ کمینہ خو لوگ بھی تھے جو وہاں پر عبید (غلاموں) کے نام سے مشہور تھے۔ جب انہیں معلوم ہُوا کہ شیخ ان کے خلاف ہیں اور ان کی حرکتیں شیخ کو پسند نہیں ہیں اور اسی وجہ سے وہ حکام کو انہیں سزا دینے اور ان کے جرائم سے روکنے پر آمادہ کرتے رہتے ہیں تو وہ شیخ سے ناراض ہوگئے اور ان کی جان لینے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور ان کو بچا لیا۔

عینیہ میں آمد

پھر وہاں سے عینیہ منتقل ہوگئے۔ وہاں کے امیر اس وقت عثمان بن حمد بن معمر تھے۔ شیخ نے ان کے یہاں قیام کیا اور امیر نے انکو خوش آمدید کہا اور ان سے کہا کہ آپ دعوت وتبلیغ میں لگ جائیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طرح کی مدد کے لئے تیار ہیں۔ غرضیکہ ان کے ساتھ بھلائی، محبت اور دعوت سے مکمل موافقت کا اظہار کیا اور اس طرح شیخ دعوت وارشاد اور مرد وعورت پر حلقہ کی ہدایت ورہنمائی میں معروف ہو گئے۔ عیینہ میں ان کی دعوت مشہور ومعروف ہو گئی اور ہر طرف ان کا چرچا ہونے لگا۔ حتیٰ کہ آس پاس کے دیہاتوں کے لوگ بھی آنے لگے۔

ایک دن شیخ نے امیر عثمان سے کہا کہ آؤ ہم زید بن الخطاب کی قبر کا قبہ منہدم کر دیں کیونکہ اس کی بنیاد ہدایت پر نہیں اور نہ اللہ عزّ وجل کو یہ پسند ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر مسجد بنانے سے منع کیا ہے۔ اس قبہ کی وجہ سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان کے عقیدے بدل گئے ہیں اور شرک پھیل گیا ہے۔ اس لئے اس کا گرادینا واجب ہے۔ جب امیر عثمان نے اس سے اتفاق کیا تو شیخ نے کہا کہ مجھے خطرہ ہے کہ اہل جبیلہ اس سے بھڑک اٹھیں گے۔ جبیلہ قبر کے پاس ایک گاؤں تھا۔ اس لئے امیر عثمان اپنے ساتھ چھ سو سپاہیوں کو لیکر قبہ گرانے کے لئے نکلا اور اُن کے ساتھ شیخ بھی تھے۔ جب یہ لوگ قبہ کے قریب پہنچ گئے اور اہل جبیلہ کو اس کی خبر پہنچی تو اس کی حمایت وحفاظت کے لئے نکلے۔ لیکن جب امیر عثمان اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو اپنے ارادوں سے باز رہے اور واپس چلے گئے۔ شیخ نے خود اس کو گرانا شروع کیا اور اللہ عزّ وجل نے شیخ کے ہاتھوں اس کو ختم کر دیا۔

دعوت سے قبل اہل نجد کی حالت

یہاں پر ہم شیخ کی دعوت سے قبل اہل نجد کی حالت اور انکی دعوت کے اسباب پر گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

شیخ کی دعوت سے قبل اہل نجد کی حالت ایسی تھی جس کو کوئی مسلم پسند نہیں کر سکتا تھا۔ شرک اکبر ان کے اندر پوری طرح پھیل چکا تھا۔ یہاں تک کہ قبوں، درختوں، پتھروں اور غاروں، ولدیت کے دعویدار پاگلوں اور مجنونوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ ساحروں اور کاہنوں کا دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورہ تھا۔ ہر معاملہ میں ان سے سوال کیا جاتا اور ان کی تصدیق کی جاتی اور اس پر کوئی ٹوکنے والا بھی نہ تھا۔ اللہ کے لئے کھڑے ہونے والے اور دین کی نصرت کرنے والے تقریباً ناپید تھے۔ حرمین شریفین کی بھی یہی حالت تھی یمن کی حالت بھی کچھ اس سے مختلف نہ تھی شرک، قبروں پر قبوں کی تعمیر، اولیاء سے فریاد و استغاثہ غرضیکہ اس طرح کی یمن میں اتنی چیزیں تھیں کہ ان کا شمار مشکل ہے۔ قبروں، غاروں، درختوں اور ایسے مجنونوں و مجذوبوں کی کچھ کمی نہ تھی جن سے مدد طلب کی جاتی تھی اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کی جاتی تھی۔ جنوں سے فریاد و استغاثہ، ان کے لئے بھینٹ چڑھانا اور ان کی امداد کی توقع یا ان کے شر سے بچنے کے لئے ذبح شدہ جانوروں کو گھر کے ایک گوشہ میں چھوڑ دینا، یہ ساری چیزیں نجد ہی کی طرح معروف و مشہور تھیں۔

اظہارِ حق

جب امام محمد بن عبدالوہابؒ نے لوگوں پر شرک کا اس قدر غلبہ دیکھا اور اس پر نکیر کرنے والوں اور اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کا فقدان پایا تو وہ کمربستہ ہو گئے اور دعوت کا عزم کر لیا۔ انہیں مکمل یقین ہو گیا کہ اب جہاد، صبر اور مصائب جھیلنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے، اس لئے عیینہ سے تعلیم وارشاد اور نصیحت میں مشغول ہو گئے۔ علماء سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کی اس امید پر کہ دین خداوندی کی نصرت و تائید اور اس کو شرک و خرافات کی آلائشوں سے پاک کرنے میں ان کا ساتھ دیں چنانچہ نجد، حرمین شریفین اور یمن کے بہت سے علماء نے ان کی دعوت پر لبیک کہا اور ان سے اتفاق کے خطوط لکھے۔ بہت سے دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت بھی کی اور ان کی دعوت پر نکتہ چینی کی، ان کی مذمت کی اور دُور دُور رہے۔ ایسے لوگ دو ہی طرح کے تھے۔ یا تو جاہل، خرافات پسند، اللہ کے دین کی حقیقت سے ناواقف اور توحید سے ناآشنا تھے۔ ان کے علم کی رسائی اس سے آگے نہ تھی کہ اپنے آباء و اجداد سے ورثہ میں ملی ہوئی جہالت و گمراہی، شرک و بدعت اور خرافات میں چمٹے رہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے۔

اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا	ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایک طریقہ پہ پایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی آثَارِهِمْ مُقْتَدُوْنَ ۰	ہے اور ہم بھی ان کے نقش قدم کی پیروی کر رہے ہیں۔

یا پھر ایسے معاندین و مکابرین جو کہ علم وفضل کے دعویدار تھے لیکن بغض وحسد کی بنا پر ان کی مخالفت کر رہے تھے۔ تاکہ عوام یہ نہ کہیں کہ عالم ہو کر بھی آپ لوگوں نے آج تک ہم پر نکیر نہیں کی، نہ اس باطل سے منع کیا اور محمد بن عبدالوہاب آئے اور انہوں نے جادۂ حق اختیار کیا۔ بغض وحسد کے جذبات سے مجبور نخوت پسند مولوی عوام سے شرمائے اور عاجل پر یعنی دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کی یہودی سُنت کو اختیار کر لیا مگر حق کا ساتھ نہ دے سکے۔

شیخ صبر اور جدوجہد کے ساتھ دعوت میں لگے رہے۔ عزمِ صمیم کے ساتھ اللہ سے مدد مانگی اور کتاب اللہ و دیگر مفید کتابوں کے مطالعہ میں منہمک ہو گئے۔ کتاب اللہ کی تفسیر اور اس سے استنباط میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ ساتھ ہی ساتھ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی سیرت کا نہایت غور وفکر کے ساتھ مطالعہ کرنے لگے۔ یہاں تک کہ علم وبصیرت کا وہ خزانہ مل گیا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور ان کو حق پر ثابت قدم رکھا یقین محکم کے ساتھ ہر قیمت اور ہر انجام جھیلنے کا عزم لیکر اس کو عوام میں پھیلانے اور علماء وحکام سے اس سلسلہ میں خط وکتابت کرنے میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیک تمناؤں کو پورا کیا اور ان کے ذریعہ دعوت کو عام کیا۔ حق کی تائید کی اور ان کے لئے حامی ومعاون مہیا کر دیئے یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب آیا اور اس کا کلمہ بلند ہوا۔

شیخ عینیہ میں تعلیم وارشاد کے ذریعہ دعوت میں مشغول رہے اور جب دیکھا کہ دعوت کا کما حقہٗ اثر نہیں ہوا تو عملی طور پر حتی الامکان شرک کے نشانات کا ازالہ شروع کر دیا۔ چنانچہ شیخ نے امیر عثمان بن معمر سے کہا کہ زید بن الخطابؓ کی قبر کا قبہ گرانا ضروری ہے۔ یہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے بھائی تھے اور ۱۲ھ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ جیسا کہ مورخین کا کہنا ہے۔ بعد میں ان کی قبر پر قبہ بنا لیا گیا تھا۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان نے ان کی تائید کی بحمداللہ۔ قبہ گرا دیا گیا اور آج تک کے لئے اس کا نام و نشان ختم ہو گیا۔ وللہ الحمد والمنہ۔

اس لئے کہ وہ اخلاص اور نصرتِ حق کے نیک ارادہ سے گرایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی قبریں تھیں۔ ایک قبر تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ضرار بن الازور کی قبر ہے اس پر بھی ایک قبہ تھا اور اس کو بھی گرا دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے مزارات تھے جن کو اللہ عزّ وجل کے حکم سے ختم کر دیا گیا۔ بہت سے غار اور درخت تھے جو اللہ کے سوا پوجے جاتے تھے ان کا بھی نام و نشان مٹا دیا گیا اور لوگ اس سے بچنے لگے۔

جذبۂ ایمان

شیخ قولاً و عملاً اپنی دعوت میں لگے رہے۔ اسی عرصہ میں ان کے پاس ایک عورت آئی اور کئی بار زنا کا اعتراف کیا۔ اس کے ہوش و حواس کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ درست ہیں اور کوئی بات نہیں ہے۔ جب وہ اعتراف پر اڑی رہی اور اپنے اقرار سے باز نہ آئی جبر و اکراہ اور کسی شک و شبہ کا بھی اس نے اظہار نہ کیا تو شیخ رحمہ اللہ نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور وہ رجم کر دی گئی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ وہ عیینہ کے قاضی تھے۔ قبروں کے انہدام، عورت کے رجم اور اللہ کی طرف اس عظیم دعوت نیز عیینہ کی طرف لوگوں کی ہجرت کی وجہ سے آپ کا شہرہ بہت بڑھ گیا۔

عیینہ سے خروج اور درعیہ میں آمد

جب اس صورت حال کی اطلاع احساء اور اس کے مضافات کے حاکم سلیمان بن عریعر الخالدی کو پہنچی تو اس پر شیخ کا یہ معاملہ بڑا گراں گذرا۔ خونریزی لوٹ مار اور آبروریزی تو اہل بادیہ کی عادت ہی ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ چنانچہ وہ بہت کشمکش و پیچ میں پڑا اور گھبرایا کہ یہ پودا کہیں تناور نہ ہو جائے اور اس بدوی امیر کی حکومت چلی جائے۔ اس لئے اس نے عثمان کو دھمکی دی اور اسے لکھ بھیجا کہ عیینہ میں تمہارے پاس جو یہ مُطَوِّع (ملا) ہے۔ اور جس کے بارے میں ایسا ایسا سُنا ہے اسے قتل کر دو ورنہ تمہارا خراج جو ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس ہے اسے بند کر دیں گے۔ امیر عثمان اس سے خراج میں سونا لیا کرتا تھا اس پر یہ بات بہت گراں گذری اور ڈرا کہ اگر اس کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اس کا خراج بند کر دے گا یا پھر جنگ کرے گا۔ چنانچہ شیخ نے کہا کہ اس امیر نے میرے پاس ایسا ایسا لکھا ہے اور ہم آپ کو قتل کرنا پسند نہیں کرتے مگر ساتھ ہی ساتھ ہم اس حاکم سے ڈرتے بھی ہیں اور اس سے جنگ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ یہاں سے باہر نکل جائیں۔ شیخ نے کہا کہ ہماری دعوت اللہ کے دین کی طرف ہے اور کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تنفیذ کی دعوت ہے۔ جو شخص اس دین کو مضبوطی سے تھامے گا اور اس کی نصرت و تائید کرے گا اللہ بھی اس کی مدد فرمائے گا۔ اور اسے دشمنوں کے ملک کا والی بنائے گا اس لئے اگر تم صبر کرتے ہو ثابت قدم رہتے ہو اور اس دعوت خیر کو قبول کرتے ہو تو سن لو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور اس بڑی نیز اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے شر سے تم کو بچائے گا۔ حاکم نے کہا کہ شیخ ہم اس سے جنگ کی طاقت نہیں رکھتے اور اس کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ شیخ وہاں سے نکل پڑے اور درعیہ کا رُخ کیا۔ امیر عثمان نے سفر کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا اور مورخین کے بیان کے مطابق شیخ نے عیینہ سے درعیہ تک کا سفر پیدل کیا۔ صبح کو وہاں سے نکل کر شام کو درعیہ پہنچے۔

امیر درعیہ کی بیعت

شہر کے بالائی حصہ میں ایک صاحب خیر محمد بن سویلم العریني کے یہاں شیخ نے قیام کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شیخ کے وہاں اترنے سے یہ شخص بہت گھبرایا اور اپنی ساری وسعتوں کے باوجود عرصۂ زمین اس پر تنگ ہونے لگا۔ وہ امیر درعیہ سے بہت ڈرا۔ لیکن شیخ نے اطمینان دلایا اور کہا کہ خیر کی خوشخبری سُن لو۔ لوگوں میں میری دعوت اللہ کے دین کی طرف ہے اور اللہ عنقریب اس کو غالب کرے گا۔

محمد بن مسعود کو جب شیخ محمد کی خبر پہنچی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کو خبر دینے والی اس کی بیوی تھی اس کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہا کہ امیر محمد کو ان کے بارے میں اطلاع دو اور ان کی دعوت قبول کرنے پر ابھارو اور ان کی نصرت و تائید پر آمادہ کرو۔ وہ ایک نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اچھی عورت تھی اس لیئے جب اس کے پاس امیرِ درعیہ محمد بن سعود آئے تو ان سے کہا کہ اس عظیم نعمت سے فائدہ اٹھاؤ یہ ایک غنیمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس بھیج دیا ہے۔ ایک عظیم داعی جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کتنی عظیم نعمت ہے جتنی جلد ممکن ہو سکے اس کو قبول کر لو۔ جلد ان کی مدد کرو اور اس سلسلہ میں قطعاً کوئی تامل نہ کرو۔ امیر نے یہ مشورہ قبول کر لیا لیکن پھر متردد ہوئے کہ آیا وہ خود ان کے پاس جائیں یا ان کو اپنے پاس بلائیں۔ لیکن ان کو مشورہ دیا گیا اور کہا جاتا ہے کہ اسی عورت نے صلحاء کی ایک جماعت کے ساتھ مشورہ دیا اور کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ آپ انہیں اپنے پاس بلائیں۔ بہتر ہے کہ آپ خود ان کے پاس جائیں اور علم اور داعی خیر کی عزت کریں۔ اللہ نے ان کے لیئے سعادت وخیر مقدر کر دیا تھا۔ رحمہ اللہ واکرم مثواہ۔

انہوں نے یہ مشورہ بھی قبول کر لیا اور شیخ کے پاس محمد بن سویلم کے مکان پر پہنچے۔ ان سے بات چیت کی اور کہا کہ اے شیخ محمد تائید ونصرت اور امن وتعاون کی خوشخبری سُن لیجئے۔ شیخ نے ان سے کہا کہ آپ بھی نصرت وتائید اور اچھے انجام کی خوشخبری سُن لیجئے۔ یہ اللہ کا دین ہے اور جو اس کی مدد کرے گا اللہ بھی اس کی مدد کرے گا اور آپ انشاء اللہ عنقریب ہی اس کے آثار دیکھیں گے۔ امیر نے کہا کہ اے شیخ میں آپ سے اللہ اور اس کے رسول کے دین اور اللہ کے راستہ میں جہاد پر بیعت کروں گا۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ جب ہم آپ کی تائید کریں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اعداء اسلام پر غلبہ عطا کرے تو آپ ہمارا علاقہ چھوڑ کر کہیں اور نہ چلے جائیں۔ شیخ نے فرمایا میں اس پر بیعت نہیں کرتا۔ بلکہ اس بات پر بیعت کر رہا ہوں کہ

الدم بالدم والھدم بالھدم | (ہمارا خون تمہارا خون اور ہماری تباہی تمہاری تباہی)

میں تمہارے ملک سے ہرگز نہیں نکلوں گا۔ پھر نصرت وتائید اور اسی ملک میں سکونت پر بیعت کی۔ نیز یہ کہ وہ امیر کے پاس رہیں گے ان کی مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جہاد کریں گے یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب ہو جائے اور اس بات پر بیعت مکمل ہو گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت کا نیا مرکز۔ درعیہ

عیینیہ، عرقہ، منفوحہ، ریاض اور اس کے علاوہ دوسرے قرب وجوار کے علاقوں سے لوگ درعیہ آنے لگے اور برابر درعیہ دارالہجرت بنا رہا۔ درعیہ میں شیخ کے قیام، اور آپ کے دروس نیز دعوت وارشاد کی اطلاع پاکر لوگ جوق درجوق وہاں پہنچنے لگے اور شیخ درعیہ میں عزت واحترام اور محبت کے ساتھ تائید ونصرت کے سایہ میں رہنے لگے۔ یہیں پر آپ نے عقائد اور قرآن کریم نیز تفسیر، فقہ، حدیث، اصول حدیث، علوم عربیہ تاریخ اور اس کے علاوہ دیگر علوم نافعہ میں اپنے دروس کی ترتیب دی۔ لوگ بوڑھے جوان ہر طرف سے آکر ان سے علم حاصل کرنے لگے، اور اس طرح درعیہ میں علم کا چرچا ہوا۔ دعوت میں لگے رہے اور پھر جہاد شروع کیا اور لوگوں کو اس دعوت میں شرکت اور اپنے اپنے علاقوں سے شرک کا خاتمہ کرنے کا پیغام دیا۔ اہل نجد سے اس کی ابتدا کی اور وہاں کے امراء وعلماء سے خط وکتابت کی۔ علماء ریاض اور وہاں کے امیر دہام بن دواس کو لکھا۔ اسی طرح خرج اور وہاں کے علماء وحکام، بلادِ جنوب، قصیم وحائل، وشم وسدیر وغیرہ کے علماء وحکام کو خطوط لکھے اور برابر خط وکتابت کرتے رہے۔ اسی طرح علماء احساء، علماء حرمین شریفین اور جزیرۂ عرب سے باہر مصر وشام وعراق اور ہندوستان ویمن وغیرہ کے علماء سے بھی خط وکتابت کی اور برابر کرتے رہے۔ ان کو دلائل بتاتے رہے اور خلقِ خدا کی اکثریت میں پائے جانے والے شرک وبدعت کی طرف لوگوں کو توجہ دلاتے رہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دین کی نصرت وتائید کرنے والے بالکل معدوم ہو چکے تھے۔ بلکہ ایسے بہت سے لوگ تھے جیسا کہ عزوجل نے اس دین کی ضمانت دی ہے۔ اس کے مددگار ضرور رہیں گے۔ اور برابر ایک جماعت حق پر غالب رہے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اس لئے بہت سے ملکوں میں حق کی نصرت کرنے والے لوگ موجود تھے۔ لیکن میں اس وقت صرف نجد کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں۔ وہاں پر شر وفساد، شرک وخرافات اس قدر موجود تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جان سکتا ہے۔ وہیں پر ایسے علماء بھی تھے جن میں خیر تھا لیکن وہ دعوت کے لئے کمربستہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکے۔اور انہیں اس کے لئے کما حقہ جد و جہد کرنے کی توفیق نہ مل سکی۔یمن اور اس کے علاوہ مقامات پر ایسے بہت سے داعیان حق اور انصار حق موجود تھے جنہوں نے اس شرک اور خرافات کی حقیقت کو پہچانا تھا لیکن ان کی دعوت کو وہ کامیابی حاصل ہوئی جو شیخ محمد بن عبدالوہاب کو حاصل ہوئی۔اور اس کے متعدد اسباب ہیں جن میں چند یہ ہیں:-

۱۔ ان کو ایسے مددگار اور معاون میسر نہ آسکے۔

۲۔ بہت سے داعی راہ حق کی تکلیفوں کی تاب نہ لاسکے اور ثابت قدم نہ رہ سکے۔

۳۔ بہت سے داعیوں کی ناکامی میں ان کی علمی کم مائیگی کا بھی دخل ہے۔جس کے ذریعہ وہ لوگوں کی رہنمائی و ہدایت کے لئے اور مناسب انداز نیز حکمت و موعظت حسنہ کے ذریعہ نصیحت و ارشاد کا فرض ادا کرے۔

ان بے شمار خطوط و رسائل اور جہاد کی وجہ سے شیخ کا شہرہ بہت بڑھ گیا اور دعوت کو استحکام حاصل ہوا۔ان کے خطوط جزیرۂ عرب اور بیرون جزیرہ علماء کو پہنچنے لگے۔اور آپ کی دعوت سے ہندوستان،انڈونیشیا،افغانستان،افریقہ،مراکش اور اسی طرح مصر و شام اور عراق میں ایک جم غفیر متاثر ہوا اور وہاں پر بہت سے داعیان دین کھڑے ہوئے جن کے پاس معرفت حق اور اسکی طرف دعوت کا جذبہ تھا۔اور جب ان کو شیخ کی دعوت پہنچی تو ان کا جوش و ولولہ اور زیادہ بڑھ گیا۔ان کی قوت بڑھی اور دعوت میں مشہور ہوئے۔

شیخ کی دعوت برابر پھیلتی رہی،عالم اسلامی اور اس سے باہر اس کا ظہور ہوتا رہا اور اب اس آخری دور میں شیخ کی تصنیفات و رسائل اور ان کے ابناء و احفاد (بیٹے پوتے) نیز جزیرہ اور خارج جزیرہ ان کے اعوان و انصار کی کتابیں طبع ہو گئی ہیں۔اسی طرح ان کی دعوت سیرت و احوال اور ان کے معاونین کے احوال پر کتابوں کی نشر و اشاعت ہو گئی ہے۔یہاں تک کہ وہ ہر ملک۔اور ہر خطہ میں شائع و ذائع ہیں۔

دعوت کے مخالفین لیکن یہ ایک معلوم شدہ حقیقت ہے کہ ہر نعمت کے کچھ نہ کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاسد ہوتے ہیں اور ہر داعی کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ.

اور اسی طرح ہم نے شیاطین انس وجنّ کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے وہ ایک دوسرے کو دھوکہ بازی سے بیہودہ اور لغو باتیں پھونکتے رہتے ہیں۔ اگر تیرا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا نہ کرتے۔ اس لئے ان کا اور ان کی افترا پردازیوں کا خیال نہ کرو۔

اسی طرح جب شیخ دعوت میں مشہور ہو گئے، اور متعدد اہم تصنیفات و تالیفات پیش کیں اور لوگوں کے درمیان اسے شائع کیا اور علماء نے ان سے خط و کتابت کی تو ان کے بھی حساد و مخالفین کی ایک بڑی جماعت ظہور پذیر ہوئی۔ اور دوسرے بہت سے دشمن بھی میدان میں آگئے۔ ان کے مخالفین اور دشمنوں کی دو قسمیں ہو گئیں۔ ایک وہ لوگ جنہوں نے علم اور دین کے نام سے ان سے عداوت برتی اور دوسری قسم ان لوگوں کی جنہوں نے سیاست کی خاطر ان سے دشمنی کی، لیکن علم اور دین کے پردے میں آتے۔ اور ان کے مخالف اور دشمن علماء سے فائدہ اٹھایا جنہوں نے ان سے عداوت کا اظہار کیا تھا اور ان کو حق سے بعید بتایا تھا

شیخ رحمہ اللہ اپنی دعوت میں لگے رہے شبہات کا ازالہ کرتے اور دلائل کو واضح کرتے رہے۔ لوگوں کو کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق راہ حق کی طرف رہنمائی و ہدایت کرتے رہے۔ لیکن کبھی ان کو خوارج میں شمار کیا جاتا اور کبھی کہا جاتا کہ وہ اجماع کے مخالف ہیں اور اجتہاد مطلق کے دعویدار ہیں اپنے سے پہلے علماء وفقہاء کی کوئی پرواہ نہیں کرتے اور کبھی اور دوسرے الزامات لگائے جاتے۔

اس کی وجہ بعض لوگوں کے پاس تو کم علمی تھی لیکن دوسرے بہت سے لوگوں نے محض غیروں کی نقالی پر اعتماد کیا اور کچھ لوگ اپنے مراکز کے بارے میں خوفزدہ ہوتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست کی بناء پر ان سے دشمنی کی۔ لیکن دین اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر ظاہر ہوئے۔ اور گراہوں خرافیوں کی باتوں پر بھروسہ کیا۔

مخالفین کی تین قسمیں

حقیقت میں شیخ کے مخالفین تین طرح کے لوگ تھے۔

۱۔ خرافات پسند علماء جو حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ قبروں پر عمارت کھڑی کرنا، ان پر مساجد کی تعمیر کرنا اور اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکارنا، فریاد کرنا وغیرہ سب خالص دین وہدایت ہے۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ جس نے اس کا انکار کیا وہ صالحین اور اولیاء سے بغض رکھتا ہے۔ اور وہ ایسا دشمن ہے کہ جس سے جہاد واجب ہے۔

۲۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو علم کے دعویدار ہیں۔ لیکن اس شخصیت کی حقیقت اور اس کی دعوت حق سے بے خبر ہیں بلکہ محض غیروں کی نقالی اور گمراہ کن خرافیانہ پروپیگنڈہ کو صحیح سمجھا اور یہ کہ ان کے خلاف انبیاء واولیاء سے بغض وعداوت اور کرامات کے انکار کے الزامات درست ہیں۔ اس لئے شیخ کی مذمت کی۔ ان کی دعوت پر نکتہ چینی کی اور اس سے متنفر رہے۔

۳۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں اس دعوت سے اپنے اقتدار اور جاہ وحشم کے لئے خطرہ محسوس ہُوا اور خوفزدہ ہو کر اس کی مخالفت کرنے لگے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ دعوت اسلامی کے مؤیدین کے ہاتھ ان تک پہنچ جائیں اور ان کو اپنے مراکز ومناصب سے اتار دیں اور ان کے علاقوں پر قابض ہو جائیں۔

شیخ اور ان کے مخالفین کے درمیان برابر زبانی جنگ اور مناظرے جاری رہے۔ خط وکتابت ہوتی رہی۔ بحث ومباحثہ چلتا رہا۔ ایک دوسرے کا جواب دیتے رہے۔ ان کے ابناء واحفاد اور معاونین نیز مخالفین کے درمیان بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ اس سے بہت سے رسائل اور جوابات تیار ہو گئے۔ جن کا مجموعہ کئی جلدوں تک پہنچتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحمد اللہ اس کا اکثر حصہ طبع ہو گیا ہے۔

شیخ اپنی دعوت اور جہاد میں لگے رہے۔ امیر درعیہ اور آل سعود کے جد امجد امیر محمد بن سعود ان کی تائید کرتے رہے۔ ۱۱۵۸ھ میں علم جہاد بلند ہوا جس کی ابتدا زبان و بیان اور دلائل و براہین کی جنگ سے ہوئی اور اس کے بعد دعوت نے جہاد بالسیف کے مرحلہ میں قدم رکھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ داعی حق کے پاس دین کی حمایت اور اس کو نافذ کرنے والی قوت نہ ہو تو بہت جلد دعوت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس کا شرارہ بجھ جاتا ہے اور اس کے معاونین و مؤیدین ختم ہو جاتے ہیں۔ مخالفین کے قلع قمع، حق کی نصرت و تائید اور باطل کے مٹانے میں قوت اور ہتھیار کا جو عظیم مقام ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت مکہ میں دعوتِ اسلامی کی جو حالت تھی وہ بھی ہم سب کے سامنے ہے۔ لوگ اس کے قبول کرنے سے ہچکچاتے رہے اور صرف چند افراد نے اسے قبول کیا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور تائید حق کے لئے تلوار اٹھائی اور علم جہاد بلند کیا تو لوگ بکثرت اسلام میں داخل ہونے لگے۔ بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی طرف پیش قدمی کی اور فتح مکہ کے بعد تو لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے۔ اور یہ سب کچھ بیان و توضیح کے بعد جہاد کی بنا پر تھا۔ اس لئے جب بیان و توضیح، اقامت دلیل اور جہاد بالسیف کا اجتماع ہو جائے تو حق غالب آتا ہے اور باطل کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اللہ عزّ وجل نے قرآن پاک میں بالکل درست فرمایا ہے۔ وھو الصادق فی کل ما یقول۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ	ہم نے اپنے رسولوں کو کھلے نشانات دے کر بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اتاری ہے اور ترازو تاکہ لوگ انصاف کو قائم کریں اور لوہا اتارا جس میں بڑی قوت اور لوگوں کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۔	منافع ہیں تاکہ اللہ ان لوگوں کو نمایاں کر دے جو اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تو قوی اور غالب ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ اس نے رسولوں کو "بینات" یعنی دلائل و براہین دے کر بھیجا ہے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وضاحت کرتا ہے اور باطل کو نیست و نابود کرتا ہے اور رسولوں کے ساتھ کتاب نازل کی جس میں ہدایت اور احکام کی وضاحت ہے اور ان کے ساتھ میزان" نازل کی اور وہ عدل ہے جس کے ذریعہ ظالم و مظلوم کے درمیان انصاف کیا جاتا ہے۔ حق کا قیام ہوتا ہے، ہدایت عام ہوتی ہے۔ اور اس کی ہدایت کی روشنی میں لوگ حق وانصاف پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور لوہا اتارا جس میں بھرپور طاقت و قوت ہے۔ یہاں پر حق کے مخالفین کے لیے ڈانٹ اور دھمکی ہے۔ یہ لوہا ان لوگوں کے لئے ہے جن کے سامنے دلائل بیکار ہو جائیں۔ دلائل و براہین ان پر اثر انداز نہ ہو سکیں ایسی صورت میں حق کے غالب کرنے اور باطل کے خاتمہ کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ اسی مناسبت سے کہنے والے نے بہت خوب کہا ہے:

فما هو الا الوحي او حد مرهف	دو ہی چیزیں ہیں یا تو وحی یا پھر ایسی تیز باریک
تزيل ظباه اخدعي كل مائل	دھار والی تلوار جو ہر بے راہ رو کا غرور توڑ دے۔
فهذا دواء الداء من كل عاقل	پس یہ (وحی) ہر عاقل کے مرض کا علاج ہے اور
وهذا دواء الداء من كل جاهل	وہ (تلوار) ہر جاہل کے درد کی دوا ہے۔

اس لئے کہ عقلمند اور صاحب بصیرت انسان دلیل و حجت سے استفادہ کرتا ہے حق کو دلیل کی بنا پر قبول کرتا ہے۔ لیکن خواہشات نفس کے پیرو جہلاء کو صرف تلوار ہی درست کرتی ہے۔

وفات اور اس کے بعد

الغرض شیخ رحمہ اللہ دعوت وجہاد میں زندگی کے ساتھ مصروف رہے۔ اور آل سعود طیب اللہ ثراہم ان کی مدد کرتے رہے۔ ۱۱۵۸ھ سے لیکر ۱۲۰۶ھ میں شیخ کی وفات تک جہاد و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت کا یہ سلسلہ جاری رہا۔اس طرح تقریباً پچاس سال تک دعوت و تبلیغ، جدوجہد، حق کی خاطر بحث و مباحثہ اور اللہ و رسُول کے اقوال کی وضاحت اور دین اسلام کی طرف دعوت اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی طرف رہنمائی جاری رہی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں سارا بلادِ نجد ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک فتح کرا دیا۔ لوگ مطیع ہو گئے اللہ کے دین حقیقی کو قبول کیا اور اپنے قبوں، مقبروں اور قبروں پر بنی ہوئی مساجد کو منہدم کرا دیا۔ شریعت کی تنفیذ کی اور اس کی اطاعت کی گذرے ہوئے آباء و اجداد اور ان کے قوانین کی اندھادھند اتباع و تقلید کو چھوڑ کر از سرِ نو راہ حق کی طرف واپس آئے۔ مساجد نمازوں اور دین کی تعلیم سے آباد ہو گئیں۔ زکوٰۃ ادا کی جانے لگی۔ شرع خداوندی کے مطابق روزہ رکھا جانے لگا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر توجہ ہوئی، شہروں، دیہاتوں، راستوں اور صحراؤں میں امن و امان قائم ہُوا۔ دیہات کے اجڈ لوگ اپنی غلط روشوں سے باز آئے، اللہ کے دین میں داخل ہوئے اور حق کو قبول کیا، شیخ نے ان کے اندر دعوت کو عام کیا، صحرا اور دیہاتوں میں مبلغ اور داعی بھیجے۔ تمام شہروں اور دیہاتوں کو معلمین، مُرشدین اور قضاۃ بھیجے گئے۔ سارے نجد میں خیر و ھدایت کی لہریں دوڑیں، حق کا پرچار ہُوا اور اللہ کے دین کی وضاحت ہوئی۔

شیخ کی وفات کے بعد ان کے ابناء و احفاد اور تلامیذ و انصار دعوت و جہاد میں لگے رہے۔ ان کی اولاد میں سب سے پیش پیش شیخ امام عبداللہ بن محمد، شیخ حسین بن محمد، شیخ علی بن محمد اور شیخ ابراہیم بن محمد اور احفاد میں شیخ عبدالرحمٰن بن حسن، شیخ علی بن حسین، شیخ سلیمان بن عبداللہ بن محمد اور ان کے علاوہ ایک بڑی جماعت آپ کے تلامذہ میں شیخ حمد بن ناصر بن معمر اور علماء درعیہ کی ایک بڑی جماعت تھی اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ مسلسل دعوت و جہاد میں مشغول رہے۔ اللہ کے دین کی اشاعت، خط و کتابت اور تصنیف و تالیف اور دین کے دشمنوں سے جہاد کرتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان داعیوں اور ان کے مخالفین میں اس کے علاوہ اور کوئی بات نہ تھی کہ انہوں نے اللہ کی توحید، عبادت کو اسی کے لئے خاص کر دینے اور اس پر استقامت، قبروں پر بنائی ہوئی مسجدوں اور قبوں کو گرانے، شریعت الٰہیہ کو قائم کرنے اور اس پر ثابت قدمی نیز امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور حدود شریعت کے نافذ کرنے کی دعوت دی تھی۔ ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان مخالفت کے ان کے علاوہ اور کچھ اسباب نہ تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے لوگوں کی اللہ کی توحید کی طرف رہنمائی کی تھی، اور انہیں اسی کا حکم دیا تھا اللہ کے ساتھ شرک اور اس کے اسباب وذرائع سے منع کیا تھا اور لوگوں پر شریعت اسلام کو لازم کیا تھا اور پھر دعوت کی وضاحت اور دلائل کے بعد بھی جس نے انکار کیا اور شرک پر جما رہا اس سے انہوں نے اللہ عزوجل کی خاطر جہاد کیا اور اس کے علاقہ کا رُخ کیا تاکہ وہ حق کے سامنے سرنگوں ہو اور اس کی طرف لوٹ آئے یا پھر اس پر حق کو بذریعہ تلوار مسلط کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ اور اس کے علاقہ کے لوگ حق کے مطیع وفرمانبردار ہو جائیں۔ اسی طرح لوگوں کو ان بدعتوں اور خرافات سے باز رہنے کے لئے کہا جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی جیسے کہ قبروں پر عمارت بنانا اور قبے تعمیر کرنا، طواغیت (غیراللہ) سے فیصلہ کرانا، ساحروں اور کاہنوں سے سوال کرانا اور ان کی تصدیق کرنا وغیرہ جن کا اللہ تعالیٰ نے شیخ اور ان کے معاونین کے ذریعہ خاتمہ کرا دیا۔

مساجد کتاب اللہ اور سنّت مطہرہ، تاریخ اسلامی اور مفید علوم عربیہ کے دروس سے آباد ہو گئیں لوگ مذاکرۂ علم وھدایت اور دعوت وارشاد میں لگ گئے۔ اور کچھ لوگ امور دنیا مثلاً زراعت وصناعت میں مشغول ہو گئے۔ علم وعمل، دعوت وارشاد، اور دنیا ودین کا اجتماع ہوا۔ ایک شخص علم حاصل کرتا ہے، مذاکرات کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے زراعتی میدان، یا صناعت وتجارت وغیرہ میں بھی مشغول ہے۔ کسی وقت دین میں منہمک تو کچھ دیر دنیا کے کاموں میں مشغول، ایک طرف اللہ کی طرف دعوت اور اس کے راستہ کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی ہو رہی ہے تو دوسری طرف اسی کے ساتھ ساتھ ملک میں موجود طرح طرح صنعتوں میں بھی مشغولیت جاری ہے۔ اور اس کے ذریعہ وہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے جو انہیں بیرون ملک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

دعوتِ حق بسوئے حجاز

داعیانِ حق اور آلِ سعود جب نجد سے فارغ ہو گئے تو ان کی دعوت نے حرمین اور جزیرہ عرب کے جنوبی علاقوں کا رُخ کیا۔ علماء حرمین اس سے قبل اور اس کے بعد بھی خط و کتابت ہوتی رہی تھی لیکن اہل حرمین قبروں پر قبوں کی تعمیر و تعظیم اور ان کے پاس ارتکاب شرک اور اصحاب قبور سے سوال کی اپنی اپنی روش پر باقی رہے تھے۔ چنانچہ امام سعود بن عبدالعزیز بن محمد شیخ کی وفات کے گیارہ سال بعد حجاز کی طرف روانہ ہوئے۔ اہل طائف سے پنجہ آزمائی کی اور پھر مکّہ کے رخ پڑھے۔ سعود سے قبل امیر عثمان بن عبدالرحمٰن المضایفی طائف پہنچ چکے تھے اور امیر درعیہ امام سعود بن عبدالعزیز بن محمد کی بھیجی ہوئی اہلِ نجد اور غیر اہل نجد پر مشتمل ایک عظیم طاقت کے ذریعہ ان سے جنگ کی اور طائف پر قبضہ کر لیا۔ وہاں سے امراء شریف کو نکال دیا۔ دعوت الی اللہ کا بول بالا کیا حق کی طرف ھدایت اور شرک سے ممانعت کی حضرت ابن عباس رضؓ اور ان کے علاوہ جن کی وہاں سفہار دجہال عبادت کرتے تھے ان سے روکا۔

پھر وہاں سے امیر سعود اپنے والد عبدالعزیز کے حکم سے حجاز کی طرف بڑھے اور مکہ کے اردگرد فوجیں جمع کر دیں۔ جب شریف مکّہ کو معلوم ہُوا کہ اطاعت یا فرار کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے تو وہ جدّہ فرار ہو گیا۔ سعود اور ان کے ساتھ کے مسلمان بغیر کسی لڑائی کے شہر میں داخل ہوئے اور مکہ پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ یہاں بھی دعوت کا غلبہ ہُوا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی قبر پر بنے ہوئے قبوں کو منہدم کر دیا گیا اور یہاں پر اللہ عزّ و جل کی طرف دعوتِ عام ہوئی۔ علماء، مرشدین، ناصحین اور شریعت الٰہیہ کے مطابق فیصلہ کرنے والے قضاۃ کی تقرری ہوئی۔ مکّہ کے تقریباً دو سال کے قلیل عرصہ بعد ہی سنہ ۱۲۲۰ھ میں مدینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی آلِ سعود کا قبضہ ہو گیا۔ اور حرمین شریفین آلِ سعود کے قبضہ میں رہنے لگے۔ یہاں پر مبلغین و مرشدین کی تقرری ہوتی رہی، ملک میں عدل و انصاف اور شریعت الٰہیہ کی تنفیذ ہوتی رہی۔ یہاں کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور خاص طور سے فقراء اور اہل حاجت کے ساتھ مواسات اور غمخواری ہوتی رہی۔ انہیں کتاب اللہ کی تعلیم اور خیر کی طرف رہنمائی کی جاتی رہی۔ تعلیم و تبلیغ کی خاطر علماء کی ہمت افزائی ہوتی۔ حرمین شریفین اس وقت سے لیکر ۱۲۲۶ھ تک آلِ سعود کے قبضہ میں رہے۔

ترکی اور مصری فوجوں کی یلغار

اس کے بعد ترکی اور مصری فوجیں آلِ سعود سے جنگ کرنے اور ان کو حرمین شریفین سے نکالنے کے لئے حجاز کی طرف بڑھنے لگیں اس کے متعدد اسباب تھے جن میں سے بعض پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ دشمنوں اور حساد نیز بصیرت سے محروم خرافات پسند لوگوں نے اور بعض سیاسی لوگ جو اس دعوت کا چراغ بجھا دینا چاہتے تھے اور اس کے بارہ میں خوف زدہ تھے کہ ان کے مراکز ختم نہ ہو جائیں اور ان کی امیدوں پر پانی نہ پھر جائے انہوں نے شیخ کی دعوت اور ان کے متبعین و معاونین پر جھوٹے الزامات لگانے اور کہا کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں۔ اولیاء سے انہیں عداوت ہے اور ان کی کرامات کا انکار کرتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں ایسا ایسا کہتے ہیں جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھتے تھے۔ بعض مفاد پرستوں اور جاہلوں نے اس جھوٹے پراپیگنڈے کی تائید کی اور اس کو ان پر کیچڑ اچھالنے، ان سے جہاد کرنے اور ترکوں و مصریوں کو ان کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے کا ایک ذریعہ بنایا اور اس طرح یہ سارا فتنہ اور جنگ و جدال وجود میں آیا۔ مصری اور ترکی فوجوں نیز ان کے ہم نواؤں اور آلِ سعود کے درمیان ایک طویل مدت تک برابر کی جنگ ہوتی رہی۔ ۱۲۲۶ھ سے لیکر ۱۲۳۳ھ تک سات سال کا طویل عرصہ جنگ اور حق و باطل کی قوتوں کی معرکہ آرائی میں گذرا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے کھڑے ہونے کا مقصد صرف اللہ کے دین کا غلبہ اور لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی طرف دعوت اور اس میں لوگوں کی داخل کردہ بدعات وخرافات پر انکار تھا۔

عقائد میں وہ سلف صالح کے طریقہ پر تھے۔ اللہ اور اس کے اسماء وصفات، ملائکہ ورسل وکتب، یوم آخرت اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان رکھتے تھے۔ توحید باری اور عبادت کو اللہ عزّ وجل کے لئے خالص کر دینے میں بھی وہ ائمہ اسلام ہی کے طریقہ تھے۔ اللہ اور اس کے اسماء وصفات جیساکہ اس ذات باری تعالیٰ کے لئے زیبا ہے ایمان رکھتے تھے۔ نہ تو صفات خداوندی کا انکار کرتے تھے اور نہ ہی اس کو مخلوق سے تشبیہ دیتے تھے۔ حشر ونشر جزاء وحساب، جنّت وجہنّم پر ایمان رکھتے تھے۔ ایمان کے بارے میں بھی ان کا کہنا وہی ہے جو سلف کہتے تھے کہ وہ قول وعمل کا نام ہے اور اس میں کمی وزیادتی ہوتی ہے۔ اطاعت سے اس میں اضافہ ہوتا ہے اور معصیّت سے نقص ہوتا ہے۔ یہی سب ان کا عقیدہ تھا اور اس طرح وہ سلف ہی کے عقیدہ پر تھے اور قول وعمل ہر طرح سے انہیں کے طریقہ کے پابند تھے۔ اس سے کبھی بھی تجاوز نہیں کیا اور نہ اس سلسلہ میں ان کا کوئی خاص مذہب اور خاص طریقہ ہی تھا۔ بلکہ وہ سلف صالحین صحابہ وتابعین کے طریقہ ہی پر تھے۔ رضی اللہ عن الجمیع۔

انہوں نے نجد اور اس کے اطراف میں اس کا اظہار کیا، اسی کی طرف دعوت دی اور معاندین ومنکرین سے اسی کے خاطر جہاد کیا اور ان سے اس وقت تک برسرپیکار رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو غلبہ نہیں حاصل ہُوا اور حق کی نُصرت نہیں ہوئی۔ دعوت الی اللہ، انکار باطل، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں وہ تمام مُسلمانوں کا عقیدہ پر ہیں لیکن شیخ اور ان کے معاونین لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتے ہیں، حق کو ان پر لازم کرتے ہیں باطل سے روکتے ہیں اور اس پر نکیر کرتے ہیں اور اس سے منع کرتے ہیں یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس سے باز آجائیں۔ اسی طرح وہ مستعدی کے ساتھ بدعات و خرافات کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعوت کے ذریعہ اس کا خاتمہ کر دیا۔ چنانچہ یہی تین مذکورہ اسباب ہی شیخ اور ان کے معاندین کے درمیان نزاع اور عداوت کا سبب ہے۔

حقیقت دعوت

۱۔ شرک پر نکیر اور توحید خالص کی دعوت۔

۲۔ بدعات و خرافات مثلاً قبروں پر عمارتیں اور مساجد تعمیر کرنا۔ میلاد کرنا اور دیگر نام نہاد صوفیاء کے ایجاد کردہ طریقوں پر نکیر کرنا اور اس سے روکنا۔

۳۔ وہ لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور اسے بزور نافذ کرتے ہیں۔ پھر جو اللہ کے واجب کردہ احکام کا انکار کرتا ہے۔ اس پر اسے لازم کرتے ہیں اور اس کے ترک کرنے پر سزا دیتے ہیں۔ لوگوں کو برائیوں سے منع کرتے ہیں اس پر ڈانٹتے ہیں اور حدود قائم کرتے ہیں حق کو لازم کرتے ہیں اور باطل سے منع کرتے ہیں۔ اور اسی طرح حق کا غلبہ ہوا، باطل کا قلع قمع ہوا۔ لوگوں کے حالات سدھرے۔ بازاروں، مسجدوں اور ہر جگہ ان کے طور طریقے درست ہوئے۔ بدعت کا ان سے خاتمہ ہوا۔ مشرک کا نام و نشان مٹا۔ منکرات کا دروازہ بند ہوا۔ بلکہ جس نے ان کے ملک اور ان کے احوال کا مشاہدہ کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اور انکے تابعین نیز سلف صالح کا بہترین زمانہ اور ان کے حالات یاد آئے۔

لوگ اپنے انہیں حالات پر چلتے رہے، اسی طریقہ پہ قائم رہے اور ثابت قدمی کے ساتھ اسی کی خاطر جدوجہد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر وقت میں جب شیخ محمدؒ کی اور آپ کے اکثر اولاد و معاونین رحمہم اللہ کی وفات کے بعد کچھ تبدیلیاں رونما ہوئیں اور بعض منکرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اظہار ہوا تو ترکی اور مصری حکومتوں کے ہاتھوں ابتلاء اور آزمائش کا بھی ظہور ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ — اللہ تعالیٰ کسی قوم کے احوال کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو نہ بدلیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کی اس مصیبت کو ان کی غلطیوں کا کفارہ بنا دے۔ ان کے گناہوں کی معافی اور ان کے درجات کی بلندی کا سبب بنائے اور ان کے مقتولین کو درجۂ شہادت عطا فرمائے رضی اللہ عنہم ورحمہم

حجاز میں دوبارہ داخلہ

الحمد للہ آج تک ان کی دعوت باقی و منتشر ہے۔ اس لئے کہ مصری لشکر جو نجد میں داخل ہوا اور جو کچھ بھی خون خرابہ اور فساد پھیلایا لیکن اس کے بعد چند سال بھی نہیں گذرے تھے کہ امام ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود رحمہ اللہ کے ذریعہ پانچ سال بعد پھر نجد اور اس کے اطراف میں دعوت کا احیاء ہوا۔ علماء کرام نجد کے تمام علاقوں میں پھیل گئے اور نجد کے تمام شہروں اور دیہاتوں سے ترکی و مصری کو نکال دیا گیا اور اس کے بعد ۱۲۴۰ھ میں از سر نو دعوت کو قوت حاصل ہوئی جبکہ درعیہ کی تباہی و ویرانی اور آل سعود کی حکومت کا خاتمہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا تھا اور لوگوں نے ۳۳ھ سے ۳۹ھ تک پانچ سال تک کا زمانہ بالکل افراتفری، بدنظمی، فتنے فساد اور لڑائی جھگڑے میں گذارا۔ ۱۲۴۰ھ میں امام ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود کے ہاتھوں مسلمانوں کا شیرازہ پھر جمع ہوا اور حق کا ظہور ہوا۔

علماء نے دیہاتوں اور شہروں کے باشندوں کے خطوط لکھے، لوگوں کا حوصلہ بڑھایا اور ان کو اللہ کے دین کی طرف بلایا۔ طویل جنگوں سے پیدا ہونے والے فتنوں کا خاتمہ ہوا جو کہ مصری فوجوں اور ان کے معاونین کے ذریعہ پیدا ہوئے تھے۔ لڑائی کی چنگاریاں بجھیں اور فتنہ و خونریزی کا دور ختم ہوا۔ اللہ کا دین پھر غالب ہوا۔ لوگ تعلیم و ارشاد اور دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وتبلیغ میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ حالات معمول پر آگئے اور لوگ انہیں طور طریقوں پر آگئے جیسا کہ شیخ اور ان کے تلامذہ اور ابناء وانصار کے زمانہ میں تھے"۔(۱) رضی اللہ عنہم ورحمہم دعوت سنہ ۱۲۴۰ھ سے لیکر آج تک جاری رہی۔ وللہ الحمد۔ اور آل سعود برابر امامت دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ میں ایک دوسرے کی جانشینی کرتے رہے جبکہ آل شیخ علماء اور مبلغین دعوت الی اللہ، نصیحت وارشاد اور لوگوں کی دینی تعلیم کے معاملات یکے بعد دیگرے سنبھالتے رہے۔

مگر حرمین شریفین ایک طویل مدّت تک سعودی حکومت کے تسلط سے باہر رہے یہاں تک کہ سنہ ۱۳۴۳ھ میں اس میں شامل ہوئے جبکہ امام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن فیصل بن ترکی بن عبداللہ بن محمد بن سعود رحمہ اللہ نے اس پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اور الحمد للہ آج تک اسی حکومت کی نگرانی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آل سعود اور آل شیخ کے باقی ماندہ افراد اور اس ملک کے اندر و باہر تمام علماء کرام کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ان سب کو اپنی مرضیات کی

---

(۱) دعوت کی طرف سے یہ بلا خیز جنگیں دینی اور دفاعی تھیں جبکہ مخالفین کی طرف سے محض سیاسی تھیں یہ فقط مصنف کا کلام نہیں جو کہ دعوت کے ایک کارکن ہیں۔ بلکہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ الفکر الاسلامی کے مصنف نے بھی صراحت کی ہے چنانچہ کہتے ہیں "جب ترکوں نے ایسا دیکھا اور انکے ارادے سے واقف ہوئے تو اپنے علماء اکابر کیساتھ سارے عالم اسلامی میں جو کہ انکے تابع تھا اس کے خلاف زبردست پراپگنڈہ کیا"، اور آگے کہتے ہیں "مولائی سلیمان سلطان مغرب نے ان کی مخالفت کی" پھر کہتے ہیں "یہاں تک کہ حق واضح ہو گیا اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ مسئلہ محض سیاسی تھا نہ کہ دینی، اور اس طرح اس کو اتنا اہم بنایا گیا، حالانکہ اتنا اہم نہ تھا سیاست نے خوب کھیل کھیلے۔ دینی اختلاف نہیں بلکہ محض سیاسی اختلاف کی وجہ سے دین کے نام پر خون انسانی کی یہ ارزانی ہوئی"۔ ج ۲ صفحہ ۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کے حالات درست فرمائے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور سب کے ذریعہ حق کی مدد فرمائے اور باطل کو ذلیل فرمائے۔ داعیان حق کو خواہ وہ کہیں بھی ہوں اپنے فرائض کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہم کو اور سب کو صراط مستقیم کی رہنمائی فرمائے۔ حرمین شریفین اور ان کے مضافات اور تمام مسلمانوں کو ہدایت اور دین حق اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم اور سب کو اسے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے مضبوطی سے تھامنے اور اس پر ثابت قدم رہنے نیز اس کے احکام کے نافذ کرنے کی توفیق بخشے یہاں تک اپنے رب سے جا ملیں۔ اِنَّ اللہ علی کل شیئٍ قدیر وبالاجابۃ جدیر۔

شیخ کے تعارف، ان کے حالات، نیز ان کی دعوت اور ان کے معاونین و مخالفین کے سلسلہ میں جو کچھ مجھ سے ہو سکا یہ اس کا مختصر خاکہ ہے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ وسلم وبارك علی عبدہ ورسولہ نبینا وامامنا محمد بن عبد اللہ وعلی آلہ واصحابہ ومن سلك سبیلہ واھتدی بھداہ والحمد للہ رب العالمین۔

عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز

رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منوّرہ (سعودی عرب)

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ – بے ماڈل ٹاؤن – لاہور
نمبر......21523

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض مترجم ۳

پیش لفظ ۴

شیخ ابن باز

مقرر کی شخصیت چند سطروں میں ۷

پیدائش ۸

نشوونما 〃

تعلیم 〃

اساتذہ ۰

طریقہ تعلیم ۰

اوقات وامکنہ تعلیم ۹

علوم ومعارف 〃

مشاغل 〃

مؤلفات ۱۱

شیخ محمد بن عبدالوہاب

شیخ کے سیرت نگار ۱۳

پیدائش اور تعلیم وتربیت ۱۵

ابتداء دعوت اور سازش قتل ۱۷

عیینہ میں آمد 〃

دعوت سے قبل اہل نجد کی حالت ۱۸

اظہار حق ۱۹

جذبہ ایمان ۲۱

عیینہ سے خروج اور درعیہ میں آمد 〃

امیر درعیہ کی بیعت ۲۲

دعوت کا نیا مرکز درعیہ ۲۴

دعوت کے مخالفین ۲۵

مخالفین کی تین قسمیں ۲۷

وفات اور اس کے بعد ۲۹

دعوت حق بسوئے حجاز ۳۲

ترکی اور مصری فوجوں کی یلغار ۳۳

حقیقت دعوت ۳۵

حجاز میں دوبارہ داخلہ ۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ فیض مزمل احسن شہید
عطیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ملنے کا پتہ
الجامعہ الاسلامیہ
مدینہ منورہ

طباعت سرورق صادق پریس لاہور